السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

عبدالعزیز بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو میری اس تحریر کو دیکھے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور ان کو اپنے ان بندوں کی سلک مروارید میں منسلک کرے خوف وتقویٰ الہیٰ جن کا شعار ہے۔ آمین!

سلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ_ اما بعد:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بہت سے مسلمان نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور بعض علماء نے اس سلسلہ میں جو سہولت بیان کی ہے اس سے استدلال کرتے ہیں۔ مجھ پر یہ واجب ہے کہ میں اس مسئلہ کی اہمیت ونزاکت کو بیان کروں۔ کسی بھی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اس معاملہ میں کوتاہی کرے جس کی عظمت شان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول کریم علیہ من ربہ افضل الصلوة والتسلیم کو بہت عظیم قرار دیا ہے، اس کی حفاظت کرنے اور اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس میں کوتاہی و سستی کرنا منافقوں کی نشانی ہے، چنانچہ قرآن مجد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة ۲/۲۳۸)

''مسلمانو!) سب نمازیں خصوصا درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرو)''

تو جو شخص نماز کو کم اہمیت دیتا اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا نہیں کرتا تو اس کے بارے میں یہ کیونکہ سمجھا جائے کہ اس نے نماز کی حفاظت اور اس کی تعظیم کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة ۲/۴۳)

''اور نماز پڑھا کرو اور زکوة دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

یہ آیت کریمہ نص ہے کہ نمازیوں کے ساتھ شریک ہو کر باجماعت ادا کرنا واجب ہے اور اگر مقصود صرف نماز قائم کرنا ہوتا تو پس اس آیت کریمہ کو درج ذیل الفاظ کے ساتھ ختم کرنے کی کوئی واضح مناسبت نہ ہوتی کہ

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة ۲/۴۳)

کیونکہ نماز کا حکم تو اس آیت کے شروع میں بھی ہے نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ (النساء ۴/۱۰۲)

اور (اے پیغمبر!) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے!''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنے کو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حالت جنگ میں بھی واجب قرار دیا ہے تو حالت امن میں اس کے وجوب کا اندازہ خود فرما لیجیے، اگر کسی کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے سلسلہ میں رخصت ہوتی تو ان لوگوں کو ہوتی جو دشمن کے بالمقابل صف آرا ہوتے ہیں اور جنہیں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ دشمن کسی وقت بھی ان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ان مجاہدین کے لئے بھی رخصت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ نماز کو باجماعت ادا کرنا نہایت اہم واجب ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی کرے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں اور نماز کی جماعت کھڑی کر دی جائے اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور پھر کچھ ایسے آدمیوں کو جنہوں نے ایندھن کے گٹھے اٹھا رکھے ہوں، لے کر ایسے آدمیوں کے پاس جاوں جو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔''

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نے دیکھا کہ نماز ادا کرنے سے صرف وہی تخص پیچھے رہتا تھا جو لعلم کھلا منافق ہوتا یا مریض بلکہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت مریض بھی دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔'' یہ بھی انہی سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن ہدایت سکھائے اور یہ بات بھی سنن ہدایت میں سے ہے کہ نماز اس مسجد میں (باجماعت) ادا کی جائے جس میں ذان ہوتی ہو۔'' ''صحیح مسلم میں انہی سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات خوش لگے کہ وہ کل اللہ تعالی کو ایک مسلمان کی حثیت سے ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں ان کے لئے اذان دی جاتی ہو۔ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کے لئے سنن ہدایت کو مقرر فرمایا ہے اور نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا بھی سنن ہدایت میں سے ہے اور اگر تم نمازوں کو اپنے گھروں میں اس طرح ادا کرو جس طرح یہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے تو گمراہ ہوجاوگے، جو شخص بھی اچھے طریقے سے وضو کرکے کسی مسجد میں آجاتا ہے تو ہر قدم کے عوض اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے ۔ (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) نماز (باجماعت) سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا، اس زمانے میں مریض آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے کے ساتھ لاکر صف میں کھڑا کردیا جاتا تھا۔''

صحیح مسلم ''ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد تک پہنچادے تو کیا میرے لئے اپنے گھر نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟'' ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''ہاں'' ''تو آپ ﷺ نے فرمایا'' پھر اس آواز پر لبیک کہو۔

ایسی احادیث بہت زیادہ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز باجماعت اللہ تعالی کے ان گھروں میں ادا کرنا واجب ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور ان میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے ۔ لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے کا خصوصی اہتمام کرے اور اپنے بیٹوں، اہل خانہ، پڑوسیوں اور دیگر تمام مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی تلقین کرے تاکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم کی اطاعت ہو اور جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب ہو اور ان منافقوں کی مشابہت سے دوری ہو، جن کا

اللہ تعالی نے ان کی بری عادتوں کے سارھ ذکر کیا ہے اور ان میں سے سب سے خبیث عادت یہ ہے کہ وہ نماز ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں ۔ ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ١٤٢ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (النساء ۴/۱۴۲-۱۴۳)

منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہوکر (صرف) لوگوں کے دکھانے کے لئے ''اور اللہ کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم ۔ بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ ان کی طرف اور جس کو اللہ بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہ پاوگے ۔''

نماز باجماعت ادا نہ کرنا، بالکل نماز نہ پڑھنے کا ایک بہت بڑا سبب بن جاتا ہے اور یہ حقیقت معلوم ہے کہ ترک نماز کفر، ضلالت اور دائرہ اسلام سے خروج ہے کیونکہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز سے ہے ۔

''صحیح مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نیز نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''وہ عہد جو ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، جس نے نماز کو ترک کردیا اس نے کفر کیا۔)

نماز کی عظمت شان، اس کی حفاظت کے وجوب، حکم الہی کے مطابق اس کی اقامت اور اس کے ترک سے اجتناب کرنے کے بارے میں آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں جو مشہور و معروف ہیں، لہذا ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ نماز کو پابندی کے ساتھ بروقت ادا کرے، اس طرح ادا کرے جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور اللہ تعالی کے گھروں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ باجماعت ادا کرے تاکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بجالاکر اللہ تعالی کے غضب اور اس کے دردناک عذاب سے بچ سکے ۔ جب حق ظاہر اور اس کے دلائل واضح ہوں تو پھر کسی کے لئے کسی فلاں یا فلاں کے قول کی وجہ سے اس سے روگردانی جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

(فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا) (النساء ۴/۵۹)

''اور اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہوجائے اور اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے ۔''

اور فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور ۲۴/۶۳)

''جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑجائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

نماز باجماعت ادا کرنے میں بے شمار فواید اور بے پناہ مصلحتیں اور حکمتیں ہیں، جن میں سے نمایاں ترین باہمی تعارف، نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون، حق کی وصیت اور اس پر صبر کی تلقین، نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو جرات دلانا، جاہل کو نماز کی تعلیم دینا، اہل نفاق کو غصہ دلانا اور ان کی راہ سے دوری اختیار کرنا، بندگان الہی کے درمیان شعائر اللہ کا اظہار کرنا، قول و عمل سے اس کی طرف دعوت دینا، علاوہ ازیں باجماعت ادا کرنے کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں ۔ اللہ تعالی مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی رضا اور دنیا و آخرت کی بہتری ہے اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارتوں، برے عملوں اور کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بچائے ۔

انہ جواد کریم ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ ۔ واللہ ولی التوفیق